سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ

- ★ تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا تعارف کروا سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
- ★ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے آٹھویں سورت ہے۔ اس میں کل پچھتر (75) آیات ہیں۔ "اَنفال" نفل کی جمع ہے، نفل زائد چیز کو کہتے ہیں۔ مالِ غنیمت کو "نفل" اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ اصل مقصود سے زائد ہوتا تھا۔ جہاد سے مقصود تو آخرت کا اَجر اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ مال کا ملنا، اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطیّہ ہے۔ اس لیے مال غنیمت کو اَنفال کہا گیا ہے۔ اس سورت میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے احکام نازل ہوئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ ہے۔

ظہورِ اسلام سے قبل ہونے والی جنگوں میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ میدانِ جنگ میں جو مال جس کے ہاتھ آ گیا وہ اسی کی ملکیت ہے۔ اس زمانے میں لوگ مال و دولت کے حصول کے لیے بھی جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ میں اس جاہلانہ تصوّر کی نفی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام میں جہاد کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

غزوۂ بدر کے بعد جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی طرف سے مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر سوال آیا تو اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ کو نازل فرمایا۔ اس سورت میں حکم دیا گیا ہے کہ مالِ غنیمت کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سپرد کر دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ بدر کے مجاہدین میں مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ دو ہجری کے لگ بھگ مدینہ منوّرہ میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی۔ اس کے اکثر مضامین غزوۂ بدر، اس کے واقعات اور مسائل سے متعلّق ہیں۔ یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان پہلے باقاعدہ معرکے کی حیثیت رکھتی ہے،

جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتحِ مبین عطا فرمائی اور قُریش مکّہ کو ذلّت آمیز شکست سے دوچار کیا۔

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَالِ میں غزوۂ بدر کے دن کو "یوم الفرقان" بھی فرمایا گیا ہے۔ فرقان کا معنیٰ ہے: حق اور باطل کے درمیان فیصلہ۔ اس جنگ میں کفّارِ مکّہ کو شکست ہوئی اور اسلام کی حقّانیت ظاہر ہوئی۔ اس لیے اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے۔

غزوۂ بدر

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَالِ کے بہت سے مضامین غزوۂ بدر کے مختلف واقعات سے متعلّق ہیں جنھیں مِن وعَن سمجھنے کے لیے اس غزوۂ کے بارے میں کچھ بنیادی معلومات جاننا ضروری ہیں، تاکہ اس سے متعلّق آیات کو ان کے صحیح پس منظر میں سمجھا جاسکے۔

مکّہ مکرّمہ میں حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت کے بعد تیرہ سال مقیم رہے۔ اس دَوران مکّہ مکرّمہ کے کفّار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جاں نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کو طرح طرح سے ستانے اور ناقابلِ برداشت تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ یہاں تک کہ ہجرت سے ذرا پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو (نعوذ باللہ) شہید کرنے کا باقاعدہ منصوبہ بنایا گیا۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت فرما کے مدینہ منوّرہ تشریف لے آئے تو کفّارِ مکّہ مسلسل اسی کوشش میں رہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو وہاں بھی چین سے نہ رہنے دیا جائے۔ اُنھوں نے عبداللہ بن اُبَیّ کو مدینہ منوّرہ میں خط لکھا کہ تم لوگوں نے محمد رسول اللہ (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دی ہے، اب یا تو تم انھیں پناہ دینے سے ہاتھ اٹھالو، ورنہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔

انصار میں سے اَوس قبیلے کے سردار حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ ایک مرتبہ مکّہ مکرّمہ گئے تو عین طواف کے دَوران ابوجہل نے اُن سے کہا کہ تم نے ہمارے دشمنوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ اگر تم مکّہ میں ہمارے ایک سردار کی پناہ میں نہ ہوتے تو زندہ واپس نہیں جاسکتے تھے۔ اس دھمکی کا مطلب یہ تھا کہ اگر آئندہ مدینہ منوّرہ کا کوئی آدمی مکّہ مکرّمہ آئے گا تو اسے قتل کردیا جائے گا۔ حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اس کے جواب میں ابوجہل سے کہہ دیا کہ اگر تم ہمارے آدمیوں کو مکّہ مکرّمہ آنے سے روکو گے تو ہم تمھارے لیے اس سے بھی بڑی رکاوٹ کھڑی کردیں گے۔ یعنی تم تجارتی قافلے کو لے کر جب ملکِ شام جاتے ہو تو اس کا راستہ مدینہ منوّرہ کے قریب سے گزرتا ہے۔ پھر ہم بھی تمھارے قافلوں کو روکنے اور ان پر حملہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔

Web Version of PCTB Textbook

ان حالات میں کفّارِ مکّہ کا ایک سردار ابو سفیان ایک بڑا تجارتی قافلہ لے کر ملکِ شام گیا۔ اس قافلے میں مکّہ مکرّمہ کے قریباً ہر فرد نے سونا چاندی جمع کر کے تجارت میں شرکت کی۔ یہ قافلہ ایک ہزار اُونٹوں پر مشتمل تھا اور کئی ہزار دینار کا سامان لا رہا تھا۔ اس قافلے کی حفاظت کے لیے کئی مسلح افراد متعین تھے۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس قافلے کی ملکِ شام سے واپسی کا پتا چلا تو حضرت سعد بن معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے چیلنج کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس قافلے پر حملے کی غرض سے اسلامی لشکر ترتیب دیا تاکہ کفّارِ مکّہ کو سبق سکھایا جا سکے۔

اس اسلامی لشکر میں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کی تعداد تین سو تیرہ (313) تھی۔ ان کے پاس کل ستّر (70) اُونٹ، دو گھوڑے اور ساٹھ (60) زرہیں تھیں۔ اس مختصر سامان کے ساتھ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ سے نکلے۔

جب ابو سفیان کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ارادے کا علم ہوا تو اس نے ایک تیز رفتار ایلچی ابو جہل کے پاس بھیج کر اس واقعے کی اطلاع دی اور اسے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا۔ مزید برآں وہ اپنے قافلے کا راستہ بدل کر بحرِ احمر کے ساحل کی طرف نکل گیا تاکہ وہاں سے چکر کاٹ کر مکّہ مکرّمہ پہنچ سکے۔ ابو جہل نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک بڑا لشکر تیار کیا اور مدینہ منوّرہ پر حملے کی خاطر روانہ ہو گیا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جب خبر ملی کہ ابو سفیان تو قافلہ لے کر نکل چکا ہے اور ابو جہل ایک ہزار افراد پر مشتمل لشکر لا رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی رائے دی کہ اب مشرکین سے ایک فیصلہ کُن معرکہ ہو جانا چاہیے۔ بدر کے مقام پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کی تعداد اور ساز و سامان دشمنوں کے مقابلے میں بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔ ابو جہل سمیت قُریش کے ستّر سردار مارے گئے، ستّر افراد گرفتار ہوئے اور باقی لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ: مضامین اور علمی و عملی نِکات

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ کا مرکزی مضمون "اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے آداب و فضائل کا بیان اور صلح و جنگ کے احکام کی وضاحت" ہے۔